بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ✻ یُؤْتِیْ مَنْ یَّشَآءُ

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

3509. Ch. Fazl Ahmad. Sb.
B.A. B.T.
A.D.I. of Schools
Sargodha
Dist. Shahpur

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ ظہور - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ٹیلیفون لائن کی خرابی کے باعث آج کوئی اطلاع حاصل نہیں کی جا سکی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کان اور آنکھ میں درد کی تکلیف ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بدستور خراب ہے۔ بدن پر ورم اور درد کے علاوہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا اور بے چینی ہے۔

۱۴ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش | ۱۲ شعبان ۱۳۶۲ھ | ۱۴ اگست ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۹۰

”علمائے کرام کی خاموشی“ کے اسباب

۱۲ شعبان ۱۳۶۲ھ

معاصر احسان نے علمائے کرام کی خاموشی کے عنوان سے جو مضمون لکھا تھا۔ اس پر سندھ کے ایک صاحب نے جن کا بیان ہے۔ کہ ”منجملہ ازیں قبیل“ اور راز درون خانہ کے زیادہ واقف کار ہیں۔ علمائے کرام کی خاموشی کے اسباب بتائے ہیں۔ پہلا سبب ان کے نزدیک یہ ہے کہ علماء [illegible] کے سبب بددل اور ناامید ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ دوسرا سبب یہ ہے۔ کہ موجودہ تعلیم نے کچھ اس طرح مذہب کے خلاف میٹھا زہر نوجوانوں کی رگ و ریشہ میں بھر دیا ہے۔ اور ان کے لئے ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ وہ خود بخود مذہب سے بیگانے ہوئے جاتے ہیں۔ اس کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہوا۔ کہ اسلام کی صحیح تعلیم اور روح کو جاننے والے علماء دنیا سے اُٹھ گئے۔ نام نہاد رہ گئے۔ عوام نام نہاد علوم اسلامیہ سے جاہل لیڈروں کے پیچھے ہو گئے۔ کچھ علماء سیاسی اُلجھنوں میں پھنس کر رہ گئے۔ کچھ ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے لگے۔ باقی جو صحیح راستہ جاننے ہوئے تھے۔ ان کی کسی نے نہ سُنی۔ اور وہ خاموش ہو کر کنج عزلت میں بیٹھ گئے۔

گویا یہ وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے ”علمائے کرام“ خاموش بیٹھے ہیں۔ اور مسلمانوں کی حالت کی اصلاح کے لئے کوئی کام نہیں کر سکتے۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ یہ اسباب بہت حد تک صحیح ہیں۔ لیکن حیرت تو یہ ہے۔ کہ مسلمانوں بیگانہ۔ نام نہاد اور جاہل سیاسی اُلجھنوں میں پھنسے ہوئے اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے والے اسلام کو کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ اور مسلمانوں کمزور ہوئی۔ تو یہ سب نقائص ان کے اندر پیدا ہو گئے۔ اور جب تک ان کے قلوب میں دوبارہ ایمان قائم نہ کیا جائے گا۔ وہ کسی کام کے لئے اپنے دل میں درد محسوس کرنیوالوں کی نگاہ کیوں انہی علماء کی طرف اٹھتی ہے؟ وہ کیوں اس بات کا خیال نہیں کرتے۔ کہ ناامیدی و مایوسی کا شکار۔ اسلام کی صحیح تعلیم اور روح سے کے لئے کس قدر مفید ہو سکتے ہیں۔ اور ایسے بے جان لاشے۔ قوم کی بگڑی ہوئی حالت کیونکر سنوار سکتے ہیں۔

دراصل اس امر پر غور نہیں کیا جاتا۔ کہ علماء کے اندر ان خرابیوں کے پیدا ہو جانے کے اصل بواعث کیا ہیں۔ یہ سب نتیجہ ہے ایمان کی کمی کا۔ علماء کی ایمانی حالت نہیں آ سکتے۔ اور وہ ایمان جو مومن کے دل میں انقلابی روح پیدا کرتا۔ اُسے ایک زبردست قوت و طاقت عطا کرتا۔ اور عزم صمیم۔ ذوق یقین و عمل اور کامیابی پر کامل اعتماد پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی تازہ بتازہ تجلیات اور زندہ نشانات سے پیدا ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ ہمیشہ اپنے مامورین و مرسلین کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے۔ جن لوگوں کے دل میں ایسا ایمان و ایقان ہو۔ وہ دنیوی اصطلاح میں خواہ عالم ہوں یا نہ ہوں۔ وہ نہ صرف اپنی بلکہ تمام دنیا کی تقدیر کو بدل سکتے اور اس کے رہنے والوں میں ایک پاکیزہ تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن جو دل اس ایمان سے خالی ہیں۔ انہیں خواہ کتنی ضخیم کتب ازبر ہوں۔ اور دنیا کی تمام یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل ہوں۔ وہ کچھ نہیں کر سکتے۔

دنیوی تحریکات میں ظاہری علوم کے ماہرین تو ایک حد تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔ مگر مذہب کو ان کے وجود سے ترقی نہیں ہو سکتی۔ اور جو لوگ یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ کہنہ سُنکر علماء کے وجود کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید بنا سکیں گے۔ ان کی مثال بالکل اس شخص کی ہے۔ جو یہ امید لگائے بیٹھا ہے۔ کہ ایک اندھا اُسے راستہ دکھا کر منزل مقصود پر پہنچا دے گا۔

صحیح راہ کامیابی کی وہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے تجویز فرما دی۔ اور اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے مسئلہ سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ تعصب کے جذبات اور ذاتیات کی بحث سے الگ ہو کر اس سوال پر غور کریں ٭

کیا نہیں پورا ہوا اللہ کا وعدہ دیکھ لو

از جناب روشن دین صاحب تنویر وکیل سیالکوٹ

گالیاں دیتے ہو پہلے منہ تو اپنا دیکھ لو
اس قدر کی ہیں دعائیں اُس نے کس کیواسطے؟
یہ نہیں محمود وہ کیا؟ وہ شریف احمد نہیں؟
کیا نہ کی ان کیلئے ہر وقت تقویٰ کی دعا؟
دیکھ لو محمود ہے اس وقت امیر المومنین
قادیانی کا ہمیں طعنہ جو دیتے ہو تو شرم!
قادیانی کیا ”غلام احمد“ نہیں الہام میں؟
تھی خدا کی یہ بشارت کس زمیں کے واسطے؟
مسجد اقصےٰ۔ منارہ اور بہشتی مقبرہ
کیا کبھی ”برباد“ ہو سکتی ہے ”نسل سیدہ“؟
اعتراض اغیار کے اپنا کے اتراتے ہو کیا
دوسروں کی ”ہاں میں ہاں“ کس نے ملائی سچ کہو

کہہ گیا ہے کس کی خاطر؟ کیا؟ مسیحا دیکھ لو
کھول کر دُرِ ثمیں کا صفحہ صفحہ دیکھ لو
وہ بشیر احمد نہیں؟ تینوں کا حُلیہ دیکھ لو
”بار ہادی“ ”یہ خبر تو نے“ یہ لکھا دیکھ لو
کیا نہیں پورا ہوا اللہ کا وعدہ؟ دیکھ لو
قادیانی کون تھا؟ الہام اس کا دیکھ لو
قادیاں کا نزدِ حق رتبہ ہے کتنا دیکھ لو
آؤ اور ”مِنْ کُلِّ فَجٍّ“ کا نظارہ دیکھ لو
قادیاں کے یہ نشاں ایمان افزا دیکھ لو
کیا نہیں اس ”باغ“ ”میں شمشاد رعنا“ دیکھ لو
ساتھ ہی اُن کے خود اپنا بھی جنازہ دیکھ لو
”کشتی نوح“ آئینہ ہے اس میں چہرہ دیکھ لو

مولوی صاحب بہت ناراض ہیں تنویر سے
سچ ہوا اَلْحَقُّ مُرٌّ کا مقولہ دیکھ لو

امام الزمان کی ضرورت کا احساس

قوم کے لوگو اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب ٭ وادیٔ ظلمت میں کیوں بیٹھے ہو تم لیل و نہار

"قرآن کو دستور العمل سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے بجائے ہم نے اس کو خیر و برکت کا ایک حیلہ۔ جن بھوت بھگانے کا ایک وسیلہ مردوں کی ارواح کو ثواب پہنچانے کا ایک مخصوص ذریعہ سمجھ رکھا ہے۔ اگر میرا خیال غلط ہے۔ تو بتلایا جائے۔ کہ دس کروڑ مسلمانوں میں سے کتنے ہیں۔ جو حقیقتاً کلام مجید پر عمل کر رہے ہیں؟ . . . . . خدا نے ہمیں ایک امام کے اتباع کا حکم دیا ہے۔ مگر ہماری زندگی کا نہ کوئی مرکز ہے نہ امام۔ اسلام نے مسلمانوں کو واحد قوم قرار دیا۔ مگر ہم صدہا ذاتوں اور فرقوں میں بٹ گئے" (اخبار ایمان پٹی ۳۰ جولائی) کے الفاظ مسلمانوں کی صحیح حالت کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ اور یہ اس حقیقت واقعہ کا اظہار ہے جسے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر ہمارے سید و مولےٰ نے آج سے ۱۳۰۰ سو سال پہلے بیان فرما دیا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیاتین علیٰ امتی کما اتی علیٰ بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل . . . . . وان بنی اسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علیٰ ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی (وعن معاویہ وھی الجماعۃ) کہ یقیناً بالضرور میری امت پر وہ حالات آئیں گے۔ جو بنی اسرائیل پر آئے۔ اسی طرح جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کی ہمشکل ہوتی ہے۔ . . . . . بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ان میں سے سب لوگ آگ میں جائیں گے سوائے ایک فرقہ کے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا ہوگا۔ فرمایا وہی جس طریق پر کہ میں اور میرے صحابہ ہیں۔ اور حضرت معاویہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ فرقہ ایک جماعت ہوگی۔ (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۳۰)

اس حدیث نبوی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے تہتر فرقوں میں سے نجات یافتہ کو جماعت سے تعبیر فرمایا ہے۔ صاحب "روح الاجتماع" (جماعت ہائے انسانی کے اصول نفسیہ کی کتاب) لکھتا ہے۔ کہ "جماعت کو فطری طور پر ایک لیڈر (امام) کی احتیاج ہوتی ہے۔ لیڈر جماعت کے لئے ایک دستور العمل تجویز کرتے ہیں۔ اور جماعت میں باقاعدگی پیدا کرتے ہیں"

"علماء نفسیات کی اصطلاح میں "جماعت" کا اطلاق ہمیشہ ان مجامع پر ہوتا ہے۔ جن میں "ناموس وحدت فکری" مع اپنے دیگر فروع و لوازم کے مؤثر اور عامل وحید ہو۔ اور اگر کسی وسیع سرزمین پر ہزارہا آدمی بلا کسی خاص مقصد کے عارضی طور پر جمع ہو جائیں۔ تو وہ علم النفس کی اصطلاح میں "جماعت" نہ شمار کئے جائیں گے۔ (روح الاجتماع صفحہ ۲) گویا "جماعت" کا لفظ اسی وقت اپنے صحیح معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ جبکہ "ناموس وحدتِ فکری" کو ایک امام کے ماتحت قائم کیا جائے۔ بغیر امام کے جماعت، جماعت نہیں کہلائے گی۔ بلکہ متفرق لوگوں کا ایک گروہ ہوگا۔ جیسے نماز کے وقت جب نمازی ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ کوئی تو آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ کوئی ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے۔ کوئی نوافل ادا کرتا ہے۔ تو کوئی سنتیں ادا کر رہا ہوتا ہے۔

ایسی حالت میں ہر شخص کہے گا۔ کہ مسجد میں لوگ جمع ہیں۔ مگر جونہی کہ امام مصلّے پر کھڑا ہوتا ہے۔ سب لوگوں میں یگانگت اور وحدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ہر شخص یہی کہے گا۔ کہ "جماعت" کھڑی ہے۔ امام کے آگے آنے سے پہلے یہی جماعت لوگوں کا جمگھٹا تھی۔ لیکن امام کے آتے ہی یہ اجتماع "جماعت" بن گئی۔

پس ہماری نمازیں روزانہ پانچ وقت یہ سبق دیتی ہے۔ کہ امام کے بغیر لوگوں کا اجتماع نہیں کہلا سکتا۔ افراد میں وحدت فکری پیدا کرنے کے لئے اور اختلافات مٹا کر یگانگت اور یکجہتی پیدا کرنے کے لئے امام کے وجود کی ازحد ضرورت ہے۔ اس کے بغیر کسی قوم کے انفرادی اختلافات مٹا کر اسے ایک مرکزی نقطہ پر لانا محال ہے۔

ڈاکٹر اقبال عالم اسلامی کے موجودہ جمود پر اظہار تاسف کرتے ہوئے اسی حقیقت کو دہراتے ہیں ؎

ہنوز ایں چرخ نیلی کج خرام است
ہنوز ایں کارواں دور از مقام است
ز کارِ بے نظام او چہ گویم
تو می دانی کہ ملت بے امام است

برکات نظام اور امام الزمان سے محرومی کی وجہ سے مسلمانان عالم کی زبوں حالی پر اپنی گریہ وزاری کا یوں اظہار کرتے ہیں ؎

شبے پیشِ خدا بگریستم زار
مسلماناں چرا زارند و خوارند
ندا آمد نمے دانی کہ ایں قوم
دلے دارند و محبوبے ندارند

اور پھر مسلمانوں کو سبق دیتے ہیں۔ کہ ؎

کسی یکجائی سے اب عہد غلامی کر لو
ملتِ احمدِ مرسل کو مقامی کر لو

مدیر ایمان لکھتے ہیں۔ کہ ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

اے کاش! اقبال کے اس مصرعے سے ہماری غفلت کے پردے چاک ہو جائیں۔" لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ "غفلت کے پردے چاک" کرنے کے لئے ایقان وعرفان اور محکم ایمان کی ضرورت ہے۔ جو نہ تو دلائل و براہین سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی نظم و نثر کی کتابوں سے یخرجھم من الظلمٰت الی النور ارشاد الٰہی ہے۔ کہ آسمانی ترنا ہی غفلت کے سوتوں کو جگا کر ظلمت سے چھٹکارا دلاتی ہے اور انوار الٰہیہ سے منور کرتی ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے بہت ٹھیک کہا ہے۔ کہ ؎

مقامِ شوق بے صدق و یقیں نیست
یقیں بے صحبتِ روح الامین نیست

"صحبت روح الامین" امام الزمان کی شناخت سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچان سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اسے زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں سمجھو۔ اور اگر وہ اسی حالت میں مر گیا۔ تو عدم شناخت امام کی وجہ سے وہ جہالت کی موت مرا۔ ارشاد ہے من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ۔

امام الزمان کون ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مأۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۳۶) کہ اللہ تعالےٰ بالضرور ہر صدی کے سر پر امت محمدیہ کے لئے مجدد مبعوث فرماتا رہے گا۔ جو تجدید دین کرے گا۔" آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہر صدی کے سر پر مجدد آتے رہے۔ اور حضور کی یہ پیشگوئی نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہوتی رہی۔ اس صدی کا مجدد و امام الزمان اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔

"جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا۔ تو خدا تعالےٰ نے الہام کے ذریعہ مجھے خبر دی۔ کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔" (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۲۴۸)

"خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کریگا۔ جو دین کو تازہ کریگا۔ اور اسکی کمزوریوں کو دور کر کے پھر اپنی اصلی صورت اور قوت پر اسے لے آئیگا۔ اس پیشگوئی کی رو سے ضرور تھا کہ کوئی شخص اس چودھویں صدی کے سر پر خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا اور موجودہ خرابیوں کی اصلاح کیلئے پیشقدمی دکھلاتا ہے سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا۔ اس سے پہلے صدہا اولیا نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی۔ کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا۔ اور احادیث صحیحہ نبویہ یہ پکار پکار کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے۔ پس کیا اس عاجز کا یہ دعویٰ اسوقت عین اپنے محل اور اپنے وقت پر نہیں ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا جائے جب علماء سے یہ سوال کیا جائے کہ چودھویں صدی کا مجدد ہونے کیلئے بجز اس عاجز کے اور کسنے دعویٰ کیا ہے

کوئین ٹیبلٹس ٹکیاں — ملیریا کے لئے بہترین دوا
ملنے کا پتہ
کوئین سٹورز — قادیان

اور کس نے منجانب اللہ آنے کی خبر دی ہے اور ملہم ہونے اور مامور ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تو اس کے جواب میں وہ بالکل خاموش ہیں۔ اور کسی شخص کو پیش نہیں کر سکتے جس نے دعویٰ کیا ہو؟ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴)

"مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے۔ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ ہر قدم پر میرے ساتھ ہے۔ اور مجھے ضائع نہیں کریگا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔ جبتک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے۔ جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔ اس نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر تکمیل نور کے لئے مامور فرمایا ہے"۔
(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۵)

"خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں۔ اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے"۔
(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴)

قوم کی غفلت کے پردے چاک کر کے حقیقی بیداری پیدا کرنا امام الزمان کیلئے ہی مقدر ہے۔ جو نشانات اور معجزات کے ذریعہ حیات جاودانی بخشتا ہے۔ تازہ بتازہ نشانات الٰہیہ کے بغیر قوموں میں حیاتِ نو پیدا نہیں ہو سکتی۔ ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں ؎

بے معجزہ دنیا میں ابھرتی نہیں قومیں
جو ضرب کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا؟

مسلمانانِ عالم کے لئے اللہ تعالےٰ کا مقرر فرمودہ "مرکز" کیا ہے؟ امام الزمان کیساتھ وابستگی، مرکز سے روگردانی کر کے اپنی من مانی مرادیں چاہنے والوں کا وہی حشر ہوتا ہے جو چاندنی رات میں حصول آزادی کے خیال سے گڈریے کے گلے سے علیحدگی اختیار کرنیوالی بھیڑ کا ہوا تھا۔ اسی حقیقت کا اظہار ڈاکٹر اقبال یوں کرتے ہیں ؎

قوموں کیلئے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحب مرکز تو خودی کیا ہے؟ خدائی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔
"تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم" کہ امام الزمان کی جماعت کے ساتھ وابستگی اختیار کرو۔ "من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ"۔ کہ جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا اسلام کے جوئے سے اپنے تئیں نکالتا ہے۔ "ید اللہ علی الجماعۃ من شذ شذ فی النار"۔ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوگی۔ جو شخص اس سے الگ ہوگا۔ دوزخ میں ڈالا جائے گا"۔

پس تائید ایزدی۔ دینی و دنیوی ترقیات۔ علم و عرفان کی دولت۔ "جہاد تبلیغ و ایثار" کا ذوق شوق امام الزمان اور اس کی جماعت کے ساتھ وابستگی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ صرف کلام مجید کے تراجم و تفاسیر کی اشاعت خوابیدہ قوم کو بیدار نہیں کر سکتی۔ جبتک امام الزمان کی بابرکت صحبت سے مستفیض ہو کر نیا ایمان اور محکم یقین و عرفان نصیب نہ ہو۔

قابل غور امر ہے کہ وہ پاک کلام جس نے صدیوں اور پشتوں کی بگڑی ہوئی قوموں کو عروج و ترقی کی انتہا تک پہنچایا۔ آج بیشمار "علماء" کہلانے والوں کی موجودگی میں محض جن بھوت بھگانے کا ذریعہ اور مُردوں کو ثواب پہنچانے کا وسیلہ بن کر رہ گیا ہے۔ جمعیۃ العلماء ہند۔ دارالعلوم ندوہ و دیوبند امارتِ شرعیہ۔ خلافت کمیٹیاں اور سیرت کمیٹیاں عرصہ دراز سے قائم ہیں۔ چندوں کی فراہمی کی مساعی میں تو کوئی کمی نہیں۔ لیکن افسوس کہ اپنے بلند بانگ دعاوی کے باوجود آجتک دس کروڑ مسلمانوں میں قرآن مجید پر عمل کرنیوالے چند مسلمان بھی وہ پیدا نہ کر سکے۔

بیت المال اور "ایک مرکز" کی تجویزیں جس کے متعلق مدیر "ایمان" جوش و خروش کا اظہار فرما رہے ہیں۔ یہ وہ پرانی خوابیں ہیں۔ جو نہ آجتک شرمندۂ تعبیر ہو سکیں اور نہ آئندہ الٰہی سلسلہ سے روگردانی کرتے ہوئے کوئی شخص بھی اس قسم کی تجویزوں کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو سکے گا۔

یہ سعادت امام الزمان کی جماعت کے

اعلان نکاح

عزیز محمد عبداللہ بڑ ولہوی کا نکاح کلثوم بیگم بنت چوہدری عبدالعزیز صاحب سکنہ گوجرانوالہ سے مبلغ سات صد روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ تعلق بابرکت کرے۔ آمین

چراغ الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کیوجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی "سرمہ ممیرا خاص" جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔
قیمت فی تولہ دو روپے چار آنے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ تین آنے۔ تین ماشہ گیارہ آنے

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

حب جواہر مہرہ عنبری یا محافظ شباب گولیاں

یہ گولیاں یاقوت زمرد۔ نیلم۔ ورق طلاء۔ ورق نقرہ۔ مروارید۔ عنبر۔ کستوری کہربا۔ عقیق وغیرہ قیمتی ادویہ کا مرکب ہیں جو گرے ہوئے پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بے حد مفید ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی چار گولیاں۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

سیرت حضرت ام المومنین علیہا السلام

یہ کتاب ایک ایسی کتاب ہوگی جو ہر گھر میں ہر احمدی مرد عورت اور بچوں بچیوں کو پڑھنی چاہیئے۔ اس کتاب کی تصنیف کیلئے مصنف کو ہزارہا اوراق کی ورق گردانی کرنی پڑی ہے۔ یہ اس سال کا نایاب اور قیمتی تحفہ ہوگا۔ جسے آپ ایک دوسرے کو پیش کر سکینگے۔

پانچ ہزار کتاب

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۵ ہزار کی تعداد میں چھاپنے کیلئے میں سعی کر رہا ہوں۔ پانچ ہزار میں سے ایک ہزار کتاب کے آرڈر بک ہو چکے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ تعداد خرید کر غیر احمدی مستورات میں خاص طور پر مفت تقسیم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب تبلیغ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اس کتاب کا ۵ ہزار چھپ جانا ہماری محبت کا ایک

ادنیٰ کرشمہ ہوگا

قیمت آجکل کے حالات کے لحاظ سے بالکل کم صرف دو روپیہ بغیر محصول ڈاک جو آپ کو اپنے آرڈر کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دینا چاہیئے:۔

محمود احمد عرفانی معرفت حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب الہ دین بلڈنگ آکسفورڈ سٹریٹ سکندرآباد دکن
Secundrabad (D.N.)

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج
حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز کردہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔
قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر بارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

لئے ہی مقدر ہے۔ جس کا اعتراف خود مدیر ایمان کے دوستوں کو بھی ہے۔ چنانچہ آگرہ سے ایک صاحب اپنے خط میں انہیں لکھتے ہیں۔

"قادیانیوں سے ہمارا ہزار اعتقادی اختلاف ہوں۔ لیکن یہ آپکو تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ ایک منظم جماعت ہے۔ اور وہ پوری بارہ کی بارہ چیزیں جو آپنے وصیت نامہ میں تجویز کی ہیں۔ ان کے ہاں ایک عرصہ سے اور بہت کامیابی سے چل رہی ہیں۔

(اخبار ایمان مجریہ ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء)

یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی شخص کسی اخبار کا ایڈیٹر بنکر یا کسی انجمن کا صدر یا رکن بنکر یا نظم و نثر کی کتابیں لکھ کر آج تک کسی قوم میں صحیح انقلابی روح نہیں پھونک سکا۔ اور یہ سعادت بزور بازو نہیں حاصل ہو سکتی۔ خدائے بخشندہ ہی اپنی حکمت کاملہ کے ساتھ جس برگزیدہ بندہ کو اپنی قرنا قرار دے کر مبعوث فرماتا ہے۔ اُسی کی آواز ہی قوموں کی غفلت کے پردے چاک کر سکتی ہے۔

"پس خدا تعالیٰ کی آواز سنو تا تمہاری فریادیں سنی جائیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر بولنے والے کی سنو، تا تمہارے ناموں کی عزت کی جائے۔"

(خاکسار مبارک احمد خان ایمن آبادی)

صوبہ بنگال کے احمدی نوجوانوں کی تنظیم

صدر محترم نے ملک عطاء الرحمٰن صاحب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو صوبہ بنگال میں قائم شدہ مجالس کی تنظیم اور معائنہ اور صوبہ کے دیگر اہم مقامات پر نئی مجالس کے قیام کیلئے بھجوایا ہے۔ وہ ایک ماہ کے قریب عرصہ میں اپنے اس دورہ کو ختم کرینگے۔ چنانچہ وہ اس دوران میں روانہ ہو چکے ہیں۔ انکا باقاعدہ پروگرام کلکتہ پہنچنے پر تجویز ہوگا۔ جسکی اطلاع الفضل کی آئندہ کسی اشاعت میں کر دیجائیگی۔ مہتمم

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

ذیل کے اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

۸۳۲ حبیب اللہ شاہ صاحب	بہار اڑیسہ	۸۴۵ محمد حسین صاحب	گورداسپور	۸۵۸ غلام زہراں صاحبہ	سرگودھا
۸۳۳ شیر علی خان صاحب	سرگودھا	۸۴۶ نادر حسین صاحب	،،	۸۵۹ شریفہ بیگم صاحبہ	گورداسپور
۸۳۴ مرجا ،،	،،	۸۴۷ عنیز احمد صاحب	،،	۸۶۰ راسب خان صاحب	گجرات
۸۳۵ شیخ محمد سلیمان صاحب	بنگال	۸۴۸ خلیل الرحمٰن صاحب	یو۔پی	۸۶۱ سنگھر خان صاحب	،،
۸۳۶ محمد سلیمان صاحب	،،	۸۴۹ محمد عزیز صاحب	گجرات	۸۶۲ محمد شبیر احمد صاحب بشارت	،،
۸۳۷ شمشیر صاحب	،،	۸۵۰ محمد لطیف صاحب	گورداسپور	۸۶۳ سید نذیر احمد شاہ صاحب	انبالہ
۸۳۸ محمد تیمور صاحب	،،	۸۵۱ عبد الوحید صاحب	لاہور	۸۶۴ عنایت مسیح صاحب	گورداسپور
۸۳۹ محمد شبیر علی صاحب	،،	۸۵۲ نذیر علی صاحب	سرگودھا	۸۶۵ خورشید بیگم صاحبہ	لاہور
۸۴۰ محمد شیخ دکھ صاحب	،،	۸۵۳ راجہ صاحب	گوجرانوالہ	۸۶۶ محمد اسحٰق خان صاحب	بہار اڑیسہ
۸۴۱ محمد شیخ جلال الدین صاحب	،،	۸۵۴ سردار بی بی صاحبہ	،،	۸۶۷ نور حسین خان صاحب	پونچھ کشمیر
۸۴۲ مہر الدین صاحب	گورداسپور	۸۵۵ خان محمد صاحب	سندھ	۸۶۸ دل محمد صاحب	لاہور
۸۴۳ مہر زاران بی بی صاحبہ	،،	۸۵۶ عطا بیگم صاحبہ	کلکتہ	۸۶۹ محمد شریف صاحب	کیمبلپور
۸۴۴ لال دین صاحب	،،	۸۵۷ سائیں شیدا صاحب	سیالکوٹ	۸۷۰ جھنڈے شاہ صاحب	گورداسپور

خطرناک علامت

فرمایا! "کوشش کریں۔ کہ اگر سابقون اولون میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو کم سے کم پھسڈی بھی نہ رہیں۔ اور اپنے اخلاص سے کام لیتے ہوئے قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں۔ محض اس لئے سستی کرنا کہ ابھی کافی وقت ہے ایک خطرناک علامت ہے جس کا نتیجہ بعض دفعہ یہ نکلتا ہے کہ انسان آخری وقت میں بھی شامل نہیں ہو سکتا۔ اور ثواب سے محروم ہو جاتا ہے"

"تم دوسروں کے مونہوں کی طرف مت دیکھو۔ تم اپنا زبان کو خدا کی زبان اور اپنے ہاتھوں کو خدا کے ہاتھ سمجھو۔ تا اللہ تعالیٰ کی رحمت تم پر نازل ہو" —— یہ دل میں ہرگز خیال نہ کریں کہ ابھی کافی وقت ہے۔ پھر تحریک جدید کا چندہ ادا کر دینگے۔ کیونکہ یہ علامت خطرناک ہے۔ اور کہ اب نو سال کا آخر بھی آ گیا ہے اب سستی اور غفلت سے کام لینا اور تحریک جدید کے چندے کے ادا کرنے میں جلدی نہ کرنا اپنے آپکو ثواب سے محروم کرنا ہے۔ پس آپ کوشش کریں اور اپنے وقت سے پہلے اور کے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

فائنل سکرٹری تحریک جدید

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۳ اگست۔ جرمن و اطالوی فوجیں سسلی سے بھاگ رہی ہیں۔ اور وہ اس کیلئے میسینا کی کھاڑی کو استعمال میں لا رہی ہیں۔ یہاں سے ان کی فوجیں اور سامان جنگ اٹلی پہنچایا جا رہا ہے۔ اور جہازوں کو طیاروں کا نشانہ بننے سے روکنے کے لئے یہاں ہوا مار توپیں برابر گولے برساتی رہتی ہیں۔ اٹینا کی قلعہ بندیوں سے بھی سامان یہاں لایا جا رہا ہے۔ اسکے علاوہ سسلی کے شمال مشرقی کنارے پر بھی انہوں نے بھاگنے کا رستہ بنا لیا ہے۔ اٹلی کے مغربی کنارے پر محوری فوجوں کو لے جانے کے لئے ریلوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ جرمن کمانڈروں نے حکم دیا ہے کہ جو فوج اپنا گولہ بارود اور سامان ساتھ نہ لائے گی۔ اسے سسلی سے نکالا نہیں جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے بہت سے اور اطالوی افسروں اور سپاہیوں کو گولی مار دی ہے۔ اتحادی جنگی جہاز اور ہوائی جہاز بھاگتے ہوئے دشمن پر گولوں اور گولیوں کا مینہ برسا رہے ہیں۔ مگر میسینا کی کھاڑی میں ان کو روکا نہ جا سکے گا اور جرمن فوجیں سسلی سے کامیابی سے نکل جائیں گی۔ نکلنے والی فوجوں کی حفاظت کے لئے بڑے بڑے دستے ابھی سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ کل رات ایک جرمن فوجی مبصر نے کہا۔ کہ سسلی کا تو اب ذکر ہی گیا۔ اب تو اتحادیوں کو اٹلی پہنچنے سے روکنے کی تدابیر ہونی چاہئیں۔ آٹھویں فوج رندازو پر تین طرف سے بڑھ رہی ہے۔

واشنگٹن ۱۳ اگست۔ مسٹر چرچل پریذیڈنٹ روزویلٹ سے ملنے کے لئے امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ گو ابھی یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ کب اور کس جگہ پہنچے۔ جب سرحد کو عبور کرنے سے قبل وہ نیاگرا پہنچے۔ تو گو لوگوں کو ان کی آمد کا علم نہ تھا پھر بھی بہت بڑا ہجوم ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے اکٹھا ہو گیا۔ آپ ملاقات کے بعد پھر کیوبک آئیں گے۔ گو موسیو سٹالین اس کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکے۔ مگر انہیں تمام خبریں پہنچائی جا رہی ہیں۔ برطانیہ اور کینیڈا کے فوجی افسر کیوبک میں اہم مشورے کر رہے ہیں۔

ماسکو ۱۳ اگست۔ روسی فوجوں نے خارکوف سے ۳۵ میل جنوب مشرق میں ایک اہم شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اب خارکوف کی جرمن فوجوں کے نکلنے کا آخری رستہ بھی بند ہو گیا ہے۔ روسی فوجیں برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ خارکوف سے ۵ میل شمال مشرق کی طرف بھی انہوں نے ایک شہر لے لیا ہے۔ بریانسک محاذ پر ۶-۷ میل پیش قدمی کی۔ اور سو شہر و دیہات دشمن سے لے لئے۔ ایک دن میں ۵۶ جرمن ٹینک اور ۸۴ طیارے برباد کئے گئے۔

لکھنؤ ۱۳ اگست۔ یو۔پی میں اناج تقسیم کرنے کی جو سکیم رائج کی گئی ہے۔ اس کے ماتحت دس لاکھ اشخاص کو ۲۵ مختلف شہروں میں غلہ بآسانی مل رہا ہے۔

لنڈن ۱۳ اگست۔ کل امریکی طیاروں نے رومانیہ میں تیل کے کارخانوں پر حملے کئے۔ انگریزی طیاروں نے بھی ان کو مدد دی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں کی بمباری کے نتیجہ میں کولون کا ۸۰ فیصدی علاقہ تباہ ہو چکا ہے۔

پشاور ۱۳ اگست۔ صوبہ کی اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں مسلم لیگ چاروں نشستوں پر کامیاب ہوگئی ہے۔

دہلی ۱۳ اگست۔ آج سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ اجمیر مارواڑ میں سیلاب کی وجہ سے تین ہزار جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ مالی نقصان کا ابھی اندازہ نہیں ہو سکا۔ لیکن وہ لاکھوں تک پہنچتا ہے۔ اس وجہ سے ڈیڑھ سو مربع میل میں تباہی پھیل گئی۔ مصیبت زدہ لوگوں کے لئے کپڑے اور کھانے پینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ریلوے نے مان لیا ہے۔ کہ اس علاقہ سے جو لوگ جانا چاہیں۔ وہ بغیر ٹکٹ جا سکتے ہیں۔

دہلی ۱۳ اگست۔ آج سنٹرل اسمبلی نے ۲۸ کے مقابلہ میں ۳۰ آراء کی کثرت سے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس سال بھی سفر حج کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔

دہلی ۱۳ اگست۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ملک کے کھانے پینے کی اشیاء کی حالت پر بحث شروع ہوئی۔ جو کل بھی جاری رہے گی یہاں بھی غالباً وہی تجاویز پیش ہونگی جو اسمبلی میں ہوئی تھیں۔ فوڈ سیکرٹری نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ بعض علاقوں میں راشن سسٹم جاری کر دیا گیا ہے۔